سندھ کے سہروردی مشائخ

میمن عبدالمجید سندھی

سب سے پہلے سہروردی بزرگ جو سندھ میں رونق افروز ہوئے حضرت مخدوم نوح بکھری تھے۔ آپ سلسلۂ سہروردیہ میں ایک خاص اہمیت وعظمت کے مالک تھے حضرت مخدوم صاحب حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی (۴۴۱، ۴۳۲ھ) کے مرید اور خلیفہ تھے۔ اور حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی سے پہلے خرقۂ خلافت حاصل کرکے مرشد کے حکم کے مطابق تبلیغ کے ارادے سے بکھر میں آکر رہے تھے آپ کے بعد جب حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی حضرت شیخ شہاب الدین کے مرید ہوئے اور خرقۂ خلافت حاصل کرکے رخصت ہونے لگے تو حضرت شیخ نے آپ کو فرمایا کہ ہمارے مریدوں میں سے ایک ہدایت والے مرید شیخ نوح سندھ کے شہر فرشتہ (بکھر کا پرانا نام) میں ہے۔ اس سے ضرور ملاقات کریں۔ کیونکہ وہ چراغ۔ بتی اور تیل خود لے کر ہمارے پاس آئے تھے اور انہیں صرف روشن کرنے کی ضرورت تھی۔ حضرت زکریا اپنے مرشد کے حکم کے مطابق بکھر میں آئے، لیکن اس سے پہلے حضرت مخدوم نوح واصل باللہ ہوچکے تھے۔ افسوس کہ آپ کے مفصل حالات سندھ کے تذکروں میں نہیں ملتے۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ آپ نے قدیم دور میں اسلامی تصوف کے تبلیغ کی اہم خدمات انجام دی ہونگی۔

---

[1] تحفۃ الکرام ج ۳، ص۱۲۵ حدیقۃ الاولیاء قلمی ص۸۱، ۸۲، ۳۳ بحوالہ تذکرہ صوفیائے سندھ ص ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ حدیقۃ الاولیاء قلمی ص ۸۱، ۸۲ بحوالہ تذکرہ صوفیائے سندھ۔

آپ کی عظمت کا واضح ثبوت آپ کے شیخ کا وہ بیان ہے جو اوپر آچکا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے بزرگ بھی آپ کی عظمت کا اعتراف کرتے رہے ہیں۔ حدیقۃ الاولیاء کے مصنف آپ کے اوصاف کے ضمن میں لکھتے ہیں۔

آں بزرگوارِ نامدار سر دفتر مشائخ کبار، صاحب توفیق فارسِ مضمارِ تحقیق شیخ الشیوخ شیخ نوح بکھری قدس سرہٗ از جملہ اولیائے کرام و مشائخ عظام سندھ بود از فرقۂ مقبولان درگاہ دبار یافتگان خلوت محبت اللہ دست ارادت از شہاب الحق والدین برہان الصدق والیقین شیخ شہاب الدین گرفتہ۔

صاحب تحفۃ الکرام اس طرح رقمطراز ہیں[1]۔

شیخ نوح بکھری سروری از اجل اولیائے سندھ واکمل مریدان شیخ شہاب الدین سہروردیست۔

آپ کا مزار مبارک بکھر کے قلعہ میں ریلوے بند کے پاس واقع ہے۔

بخاری مشائخ

سہروردی مشائخ میں سے بخاری بزرگوں کا بھی سندھ سے قریبی تعلق رہا ہے حضرت جلال سرخ بخاری بخارا سے ملتان آنے کے بعد بکھر آئے تھے اور آپ نے کچھ عرصے کے لئے یہیں سکونت اختیار کی تھی۔ بکھر کے دوران قیام میں بکھر کے ایک بزرگ سید بدرالدین کی لڑکی سے آپ کا نکاح ہوگیا۔ نکاح کی بشارت آپ کو حضور صلعم نے دی تھی اور سید بدرالدین کو بھی اس قسم کا ارشاد ہوا تھا[2]۔ سید بدرالدین بن سید صدرالدین خطیب کے متعلق صاحب تحفۃ الکرام نے لکھا ہے کہ آپ کا سلسلۂ نسب امام علی نقی سے ملتا ہے[3]۔ صاحب تحفۃ الکرام آپ کی بزرگی اور اوصاف کے معترف ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے اولاد کے متعلق بھی لکھا کہ وہ سرداری اور نسب کی بزرگی میں روہڑی میں مشہور ہیں[4]۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کا بھی سندھ سے قریبی تعلق تھا۔ آپ فیروز شاہ تغلق کے زمانے

۱؎ ج ۳ ص ۱۲ ۲؎ تحفۃ الکرام ج ۳ ص ۱۲۶ ۳؎ ص ۵ اور ۴؎ ایضاً ص ۱۲۵

میں اوچ اور سندھ کے شیخ الاسلام تھے اور سیوھن کے اطراف کا کچھ علاقہ آپ کی جاگیر میں تھا۔ اس کے علاوہ سندھ کے حکمران بھی آپ کے مرید تھے جب فیروز تغلق نے ٹھٹھہ پر تاخت کی تو پہلے اسے ناکامی ہوئی دوسری مرتبہ بھی اسے کامیابی نہیں ہوتی تھی۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت آئے اور سندھ کے امیروں سے ملے تب جاکر حاکم ٹھٹھہ نے اطاعت قبول کی۔

مخدوم سید حامد بن سید جہانیاں جہاں گشت نے خود کو سندھی لکھا ہے۔ آپ نے سید امیر کبیر قطب الدین مدنی کے ملفوظات عربی میں قلمبند کئے ہیں اور ان میں اپنے نام کے ساتھ "السندھی" لکھا ہے۔ یہ مجموعہ ملفوظات کتب خانۂ اولاد سید فضل اللہ گوسائیں محلہ بارہ دری صوبہ بہار سے ملا ہے حضرت مخدوم حامد بکھر میں کافی عرصہ رہے یہی وجہ ہے کہ آپ نے خود کو سندھی لکھا ہے آپ کے بھائی سید محمود بن جہانیاں جہاں گشت نے بکھر کے ایک بزرگ سید علاؤالدین بن سید شہاب الدین بن سید موسیٰ بن سید علاؤالدین بن سید محمود مکی[1] کی لڑکی سے شادی کی تھی، جس کے بطن سے سید فیض اللہ تولد ہوئے[2] معلوم ہوتا ہے کہ سید فیض اللہ نے مستقل طور پر سندھ میں ہی اقامت اختیار کی کیونکہ تحفۃ الکرام سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی اولاد میں سے سید فضل اللہ بن سید قطب الدین بن سید ابراہیم بن راجو بن سید اسمعیل بن سید فیض اللہ بن سید محمود بن مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے بکھر کے ایک رضوی سید محمود بن سید فخرالدین بن سید علاؤالدین بن سید ابراہیم ثانی بن سید قاسم[3] کی لڑکی سے عقد کیا تھا جس کے بطن سے سید نظام الدین تولد ہوئے[4]

سید محمد مکی

جزیرہ بکھر کا قدیم نام فرشتہ تھا۔ الور کی ویرانی کی وجہ سے الور کے آدمی یہاں آکر رہنے لگے تھے اس کا بکھر نام سید محمد مکی کے آنے کی وجہ سے پڑا جو اس زمانے میں بکھر میں وارد ہوئے۔ جب

---

[1] سید محمد مکی پہلے رضوی سید تھے جو بکھر میں آئے [2] تحفۃ الکرام ج ۳ ص ۱۲۴ [3] سید محمد مکی کے چچا تھے۔

[4] تحفۃ الکرام ج ۳ ص ۱۲۴۔

یہ جزیرہ الور کی ویرانی کے بعد نیا نیا بس رہا تھا۔ تحفۃ الکرام کی ایک روایت ہے کہ سید محمد مکی اس شہر میں صبح کو وارد ہوئے اور فرمایا۔ "تجعل اللہ بکرتی فی البقعہ المبارکۃ" یعنی اللہ تعالیٰ نے میری صبح برکت والی زمین پر کی۔ اس دن سے اس کا نام فرشتہ بدل کر بکھر ہو گیا۔ تحفۃ الکرام کی دوسری روایت ہے کہ ادھر آتے ہوئے دوران سفر میں سید محمد مکی سے آپ کے ملازموں نے پوچھا تھا کہ "منزل کہاں پر ہوگی؟" تو آپ نے فرمایا تھا کہ "جہاں صبح کو بقر کی آواز سننے میں آئے" اس کے بعد جزیرہ کا نام ہی "بقر" ہو گیا، جو بدل کر بکھر ہوا۔

سید محمد مکی شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے نواسے تھے۔ تحفۃ الکرام میں آیا ہے کہ سید محمد مکی کے والد بزرگوار سلطان العارفین سید محمد شجاع مشہد مقدس میں رہتے تھے وہاں سے حرمین شریفین کی زیارت کو گئے سیر و سیاحت کرتے ہوئے شیخ شہاب الدین سہروردی کی خدمت میں آئے اور آپ کے مرید ہونے کے ساتھ فرزندی کا شرف بھی حاصل کیا۔ حضرت شیخ کی لڑکی کے بطن سے مکہ شریف میں سید محمد مکی تولد ہوئے۔ سید محمد شجاع نے مشہد مقدس واپس آنے کے بعد جلد ہی انتقال کیا اور امام موسیٰ رضا کے روضے میں مدفون ہوئے۔ آپ کے فرزند سید محمد مکی نے بکھر میں آکر سکونت اختیار کی۔ آپ کا شجرۂ نسب مزار کے کتبے پر اس طرح مرقوم ہے۔

"سید محمد مکی بن سید شجاع بن سید ابراہیم بن سید قاسم بن سید زید بن سید حمزہ بن سید ہارون بن سید عقیل بن سید اسمٰعیل بن سیدنا جعفر ثانی بن امام علی نقی بن امام محمد تقی بن امام موسیٰ رضا بن موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام علی زین العابدین بن حضرت امام حسین بن حضرت امیر المومنین امام المشارق والمغارب اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب رضہ"

لہ ج ۳ ص ۱۲۴۔

لیکن تحفۃ الکرام میں سید محمد مکی کے چچا سید قاسم کا شجرۂ نسب اس طرح دیا گیا ہے ۔

سید قاسم بن سید ابوالمکارم زید بن سید حمزہ بن سید جعفر بن سید حمزہ بن سید ہارون بن سید عقیل بن ابی عقیل بن اسمعیل بن جعفر ثانی بن علی علی زکی بن محمد تقی ۔

سید محمد مکی ہند اور سندھ کے رضوی سادات کے جدّ اعلیٰ ہیں ۔ بکھر، ٹھٹے اور ہندوستان کے رضوی سادات آپ کی ہی نسل میں سے تھے ۔

" عرب ، عراق اور عجم سے جو صوفیائے کرام ہندوستان اور پاکستان کی طرف آئے ان میں سے زیادہ تر یہاں (سندھ) سے ہوتے ہوئے پھر دوسرے گوشوں کی طرف عازم ہوئے اور کتنے اہل اللہ تو ایسے بھی ہیں، جو یہاں آتے ہی یہاں کے ہوگئے ۔ شیخ ترابی، شیخ نوح بھکری اور شیخ عثمان مرندی اسی خاک میں پیوست ہوئے ..... حضرت جلال الدین سرخ بخاری جب اپنے وطن سے نکلے تو سب سے پہلے بھکر پہنچے ۔ اور وہاں کے جید صوفی حضرت سید بدرالدین کی صاحبزادی سے عقد کیا ۔ اسی بی بی کے بطن سے سید احمد کبیر تولد ہوئے جن کے صاحبزادے حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت ہیں ۔ حضرت جہانیاں جہاں گشتؒ کا اس سرزمین (سندھ) سے بہت ہی گہرا تعلق رہا ہے ۔ سلطان فیروز اور سلاطین سندھ کے درمیان آپ ہی کی کوششوں سے صلح ہوئی ۔ اور آپ کے دو صاحبزادے سید صدرالدین اور سید ناصرالدین بھی بھکر میں مدفون ہوئے ... شیخ بہاءالدین زکریا ملتانیؒ حضرت شہروردی کی فرمائش پر جب عراق سے نکلے تو سب سے پہلے حضرت شیخ نوح بھکری سے ملاقات کے لئے بھکر پہنچے ، لیکن شیخ پہلے ہی وفات پا چکے تھے اس لئے ملتان گئے ، لیکن سندھ میں آتے جاتے رہے ..... "

(سید حسام الدین راشدی از تذکرہ صوفیائے سندھ)